

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۹ جلد ۱۰ — لودیانہ ۲ مارچ ۱۸۸۳ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستہ اخبارات

امیر کابل نے اپنے سرداروں سے کہدیا ہے کہ بباعث غدر ہرات میں ہندوستان میں نہیں جا سکتا ہوں = **ایوب خان** کے ہمراہ اسوقت ۵۰۰۰ ہزار سپاہی سوار و پیادے موجود ہیں = **زار** روس کو ایوب خان نے بخارا کے سپہ سالار کی معرفت لکھا ہے کہ اب امداد کا وقت ہے آپ میری مدد کریں = **بنوں** میں وزیریوں کے ایک بدمعاش گروہ نے ۹ شتر سرکاری چرا لئے = **روم** میں ایک انگریز جو فوجی عہدہ دار تھا زخمی کیا گیا ہے = **تصدیق** ہو گیا ہے کہ شاہ اشانٹی نے ۲۰۰ لڑکیوں کے خون سے اپنا محل بنوایا = **امیر** بخارا کا ایک بیٹا زار روس کے پاس ہے = **سرکار** سے حکم ہوا ہے کہ فوج کے واسطے جسقدر کمبل درکار ہوا کریں وہ ہندوستان سے خریدے جاویں = **چمن** علاقہ افغانستان میں انگریزی فوج نہیں رہا کرے گی = **امریکہ** میں کوشش ہو رہی ہے کہ بغیر پہیوں کے چلنے والی گاڑی ایجاد کریں = **حضور** گورنر جنرل ہند کے پنجابی سرحد پر دورہ کرنے کی خبر غلط ہے = **مصر** میں حکم ہوا ہے کہ ہر ایک صاحب اخبار دس ہزار روپیہ بطور ضمانت سرکاری خزانہ میں جمع کرا دے ورنہ اخبار بند کرے = **جنرل** رابرٹس صاحب کلکتہ سے مدراس کیطرف روانہ ہوئے ہیں = **مردم** شماری ہندوستان پر سرکار کا ساڑھے اٹھارہ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے = **مشہور** ہے کہ فرانس اور انگلستان ملک مصر پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں = **خبر** ہے کہ دہلی میں مشن کی طرف سے ایک کالج قایم کیا جائیگا = **صوبہ** پنجاب کے محاصل سے سرکار کو سال گذشتہ میں دو کروڑ ۳۳ لاکھ ۶۹ ہزار ۷۰ روپیہ وصول ہوا = **پشاور** میں سرکاری افسران کو حکم دیا گیا ہے کہ جمرود یا مچنی کی طرف نہ جائیں = **میر** بچہ تیرہ کے افریدیوں میں پناہ گزین ہے اور امیر کے برخلاف کارروائی کر رہا ہے = **افغانستان** کے چند سردار امیر کابل سے سخت ناراض ہیں اور خفیہ طور سے لوگوں کو مخالفت پر آمادہ کر رہے ہیں = **چین** سے جو طالب علم امریکہ میں بغرض تحصیل علوم روانہ ہوئے تھے انکو پھر شاہ چین طلب کرتے ہیں = **کلکتہ** یونیورسٹی کالج کا سالانہ جلسہ ۱۱ مارچ کو منعقد ہوگا جس میں حضور وئیسرائے ہند بھی شامل ہونگے = **قندھاریوں** سے پھر امیر کابل نے خط و کتابت شروع کی ہے = **آجکل** حضور سپہ سالار ہند ممالک مغربی و شمالی کا دورہ فرما رہے ہیں = **امیر** کابل نے بقایا مالگذاری قندھار کو وصول کرنا موقوف کر دیا ہے = **ڈالی** جو حکام کو دیجاتی ہے اسکی نسبت گورنمنٹ سوچ رہی ہے کہ اس رواج کو موقوف کرنا اچھا ہے یا برا = **شاہ** برہما نے پھر گورنمنٹ ہند سے اتحادی خط و کتابت جاری کر دی ہے = **جنرل** سکوبیلاف سپہ سالار افواج روس کو زار نے سینٹ پیٹرزبرگ میں طلب کیا ہے = **کلکتہ** میں ایک چھاپہ خانہ اور گودام جو دریا کے کنارے پر تھا ۲۴ فروری کو جل گیا ہے = **خبر** آئی ہے کہ باشندگان لوشائی نے صوبجات غیر کے دیہات پر حملہ کیا جس سے وہاں کے باشندگان اپنے بچاؤ کے لئے صوبجات انگریزی میں بھاگ آئے ہیں = **جرمن** کے شاہنشاہ ۲۲ مارچ کو ۸۰ برس کی عمر میں اپنے ولیعہد کو تخت نشین کر کے علیحدگی اختیار کرینگے = **راولپنڈی** میں ۲۳ مارچ کو محکمہ ٹرانسپورٹ کے یورپین کلارکوں کا مقدمہ پیش ہوگا = **لکھنؤ** میں ایک یورپین ڈاکٹر پر مار کوٹ کے جرم میں عدالت سے ۵ روپیہ جرمانہ ہوا = **روسی** اخبار گولوس ۶ ماہ معطل رہنے کے بعد ۲۸ جنوری سے پھر شایع ہونے لگا ہے = **تعجب** کی بات ہے کہ ہندوستان میں مٹی کا تیل کیوں گراں ہے حالانکہ نیویارک سے تو ۶ پنس کو ایک گیلن روانہ ہوتا ہے = **سلطنت** روم میں جعلی سکہ کا بہت رواج ہو گیا ہے = **قصبہ** ملٹن واقع امریکہ میں ایک ڈاکٹر نے چند پیغام رساں کبوتر پال رکھے ہیں جب وہ شفاخانہ یا مریضوں کے پاس نسخہ روانہ کرتے ہیں تو وہ کبوتر انکی پوری تعمیل کرا دیتے ہیں = **امریکہ** میں ایک ایسی توپ ایجاد ہوئی ہے کہ جسکا گولہ کم سے کم دس میل کے فاصلہ پر جا کر اڑھائی فٹ موٹی آہنی چادر کو توڑ سکتا ہے = **توپخانہ** بارگپور میں یہہ آزمائش ہوئی ہے کہ ایرانی اور عربی گھوڑے توپوں کو کھینچ سکتے ہیں یا نہیں = **قبیلہ** ورغمر نے ۵۰۰۰ مسلح آدمی علی بن خلیفہ کو دیگر ٹیونس کی حکومت حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے = **گیا** جی میں ۱۱ فروری کو ۶ گھنٹہ تک ژالہ باری ہوتی رہی جس سے تمام زراعت تیار شدہ تباہ ہو گئی = **فرانس** اپنا رعب سیام میں بڑھا رہا ہے = **روس** نے سلطان روم پر پچاس لاکھ روبل کا دعویٰ بابت تاوان جنگ کے کیا ہے = **شاہ** پرتگال کو انکے دشمنوں نے زہر دینے کا ارادہ کیا تھا مجرم گرفتار ہو گئے ہیں = **تین** برس کے عرصہ میں انگلستان کے معدن سے ایک کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ سونا برامد ہوا ہے جسکی قیمت ساڑھے گیارہ کروڑ روپیہ ہوئی = **فرانس** و جرمن کے گذشتہ جنگ کی تاریخ اب ۲۰ جلدوں میں چھپکر تیار ہوئی ہے

نورافشاں

——— انسان کی تمام زبانی کلام بذاتہ عارضی ہوتی ہے خصوصاً وہ کلام جو روزمرہ عوام الناس کے سامھنے بولی جاتی ہے۔ وہ الفاظ جو تحریر نہیں کئے جاتے چند پشتوں کے بعد کالعدم ہوجاتے ہیں اور اگرچہ لکھے بھی جائیں اور عمارتوں پر کندہ بھی ہوں تو بھی زوال پذیر ہیں۔ کتنا کم اثر زمانہ سلف کی کتابیں آجتک لوگوں پر کر رہی ہیں۔ اور اگرچہ بعض مروج ہوگئیں ہیں تو بھی عالموں و فاضلوں کے مطالعہ میں آتی ہیں اور ان میں بعض ہی ہیں جو رغبت مطالعہ کیجاتی ہیں +

فرض کرو کہ اگر آج کوئی شخص یورپ امریکہ یا ایشیا میں سے باوجود لیق فہیم تجربہ کار متمول مشہور یکتائے زمانہ ہونے کے یہہ کہہ بیٹھے کہ یورپ کی شائستگی گذر جائیگی۔ آسمان و زمین ٹلجائینگے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلینگی تو زمانہ کے لوگ اسکی نسبت کیا تصور کرینگے۔ دنیا یا تو اسکو متکبر مدعی یا بالکل پاگل سمجھے گی تو بھی قریب ۱۸۵۰ برس کے ہوئے کہ ایک گلیلی مرد نے جو نہ تو مشہور عالم اور نہ متمول شخص تھا یہہ بنظیر دعوی کیا تھا تین برس کے قلیل عرصہ میں اُسنے اپنے چند بیعلم غریب نامعلوم شاگردوں کو زبانی تعلیم دی تھی جن میں سادہ عورتیں بھی تھیں اور بعض اوقات اُسکے سامعین اُسکے جانی دشمن تھے جو اسکی باتوں پر ٹھٹھہ مارتے تھے۔ اُسکا اُسوقت اور اُس حالت میں کلام کرنا گویا ہوا کو سنانا تھا اور یہہ تعلیمات نہ تو تحریری تھی اور نہ اُسنے خود اپنے شاگردوں کو ہدایت کی تھی کہ میرے کلام کو قلمبند کرو برین ہمہ وہاں کے باشندے اُسکے جانی دشمن تھے اور انہی دشمنی کے باعث اسکو صلیبی موت سے مارا۔ اس حالت میں اُسکے شاگرد اور اُسکے دوست مایوس ہوکر اسکو چھوڑکر بھاگ گئے۔ کیا ان حالتوں میں یہہ عجیب خبر کہ آسمان و زمین ٹلجائینگے پر میرا کلام ہرگز نہ ٹلیگا کچھ پایہ رکھتا تھا کیا کسیکو یقین تھا کہ یہہ شخص سچ کہہ رہا ہے کیا عجب سب ہی خیال نہ کرتے تھے کہ اسکا یہہ دعوی بالکل باطل ہے +

پروشلم کی عظیم الشان اور مضبوط ہیکل جسکے سامھنے اس ناخواندہ شخص نے یہہ جانباز الفاظ نکالے مدت ہوئی کہ مسمار ہوگئی ہے۔ رومی سلطنت بھی جسکا رعب و دبدبہ تمام دنیا میں اُسوقت پھیل رہا تھا کچھ عرصہ تک قایم رہکر نیست و نابود ہوگئی ہے۔ اسکے بعد کئی سلطنتیں قایم ہوئیں جو نیست ہوئیں۔ علوم و فنون ہستی میں آئے اور جاتے رہے تباہی اور بربادی ہر ایک چیز کا آخر ہے یعنے ہر کمالے را زوالے۔ علم نجوم سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کی بناوٹ میں فرق آتا جاتا ہے۔ دنیا کی بڑی بڑی باتوں اور پایدار چیزوں کا یہی حال ہے پر اِس ناخواندہ گلیلی کے کلام کا وہ اثر ہے کہ تمام دنیا اس سے تاثیر پذیر ہو رہی ہے اور اُسکے کلام کا چرچا اسقدر ہے کہ شاید و باید۔ تواریخ علوم و فنون نے اُسکے کلام کی مخالفت کی مگر آخر کو آپ مغلوب ہوئے۔ آجکل بھی اکثر عالم علمی ہتھیار کو کام میں لاکر اُسکے کلام کو جھٹلایا چاہتے ہیں مگر بار بار اپنی مخالفت سے صرف یہہ ثابت کر دکھاتے ہیں کہ آسمان و زمین ٹلجائینگے لیکن اس شخص کا کلام ہرگز نہ ٹلیگا +

اب غور کا مقام ہے کہ اس شخص کے کلام کی لازوالی کس امر پر مبنی ہے۔ دنیا کی یہہ حالت ہے کہ کوئی جھوٹا اس غور و فکر کے روبرو ہمیشہ تک قایم نہیں رہسکتا اور ظاہر ہے کہ معلم کی تعلیم اور کلام میں ہمیشہ صریح غلطیاں ہوتی ہیں اور نئی صداقتیں پرانی صداقتوں کی جگہہ پاتی جاتی ہیں علوم از سر نو بنتے جاتے ہیں۔ فلسفی کی طرز روزمرہ بدلتی ہے۔ تواریخ نئی طور سے تصنیف ہوتی جاتی ہے۔ الغرض کسی طرف کو جاؤ ہر جگہہ ہر معلم اُستاد میں کم و بیش قصور پاؤگے +

یہہ بھی خیال رہے کہ اس گلیلی مرد کی تعلیمات نہایت ہی اعلی اور مشکل مضامین کی نسبت ہیں۔ یعنے وہ مضامین جنکے وسیع ہونے کے سبب سے لوگ اکثر انکا تمام و کمال بیان نہیں کرسکتے چنانچہ خدا کی ذات و صفات انسان کی ذات اُسکا گنہگار ہونا روح کا غیر فانی ہونا کفارہ کی بنا ایمان کی شرط و حالت پاکیزگی کی راہ اس دنیا پر آدم زاد کا پاک زندگی بسر کرنیکا طریقہ قیامت وغیرہ وغیرہ میں +

علی خیال شخص مختلف ممالک میں ان عمیق مضامین پر غور و فکر آجتک کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض اُسکی عجیب تعلیمات میں قصور ثابت کرنے پر کد و کاوش کوگوارا کرتے ہیں لیکن عجیب امر یہہ ہے کہ خواہ برضا و رغبت یا خواہ ناراضگی سے انکو غور و تامل کے بعد یہی کہنا پڑتا ہے کہ کسی شخص نے اُس شخص کی طرح تعلیم نہیں دی۔ کونسی روحانی صداقتیں ہیں جو اوروں نے سکھلائیں اور اُسنے نہ سکھلائی ہوں اور کون سا امر ہے جسکو دوسروں نے اس شخص سے زیادہ سکھلایا ہو +

ہمارے محمدی بھائی دعوی کرتے ہیں کہ محمد خاتم الانبیا ہیں مگر ہر اہل فکر پر روشن ہے کہ اُسنے کوئی جدید تعلیم نہیں دی ہے جو انجیل کی تعلیمات سے بڑھکر ہو۔ بلکہ مسیح کی تعلیمات میں وہ وہ باتیں موجود ہیں کہ جس سے امیر و غریب عالم و جاہل مستفید ہوتے ہیں۔ اور جنسے دنیا کو عمدہ شائستگی و تہذیب جو آجکل مسیحی ممالک میں پائی جاتی ہے سکھلا دی ہے۔ اکثر لوگ مسیحیوں کی غلطیاں دیکھتے ہیں لیکن آجتک کسی شخص نے مسیح کی تعلیمات میں کوئی غلطی نہیں پکڑی۔ اور اسکا سبب صرف یہہ ہے کہ اسکی تعلیمات میں الہی صداقت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اور یہہ بھی قابل غور ہے کہ مسیح کی تعلیم کی پائیداری خود اسبات کا ثبوت ہے کہ یہہ انسان کی اخلاقی ذات کے کما حقہ اور بالکل زیبا ہے۔ دنیا میں ہزارہا صداقتیں ہیں جنکو ایسی پائیداری نہیں مگر یہہ صرف اُن زندہ صداقتوں کو نصیب جو انسان کی ضمیر اور اسکی اخلاقی ذات کو جوش میں لاکر چشمہ خدا کی طرح سدا رہتی ہیں۔ الغرض امور مذکورہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ شخص کہ جسکی تعلیمات اس قسم کی ہیں نہ صرف انسان ہی تھا بلکہ اس سے بڑھکر تھا یا یوں کہیں کہ خدا تھا۔ کاشکہ ہمارے ناظرین اس حقیقت سے پورے پورے طور سے واقف ہوجائیں اور مسیح کی تعلیمات انکے دلوں میں قدر پیدا کریں کہ جب حقیقتاً آسمان و زمین ٹلجائیں تو وے نہ ٹلیں +

ہم اپنے ناظرین کو صلاح دیتے ہیں کہ گروے اس امر کی نسبت تحقیق کرنا چاہیں تو ہم ترجمہ قرآن کے مسلہ کو جو کہ اخبار میں شایع ہوا اور ہوتا ہے خود ملاحظہ فرماویں +





ہندوستان کی تعلیم اور کمیشن

گورنمنٹ ہند نے جو سرکلر دربارہ کمیشن تعلیم اور اُسکے مقاصد کی نسبت جاری فرمایا ہی اگرچہ کمیشن کی کارروائی کے پورے ہونے سے پہلے اُس سرکلر پر رائے دینے میں ایک قسم کی قوت منتظرہ موجود ہی لیکن عالی نظر اہل رائے اس سے گورنمنٹ کی حکمت عملی کا نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کمیشن تعلیم کیسی ہی تحقیق کرے اور اس امر کو جانچے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو مراسلہ جولائی ۱۸۵۴ء میں جاری کیا تھا ہندوستان کی تعلیم میں اُسکے مطابق کارروائی ہوتی ہی یا نہیں۔ لیکن گورنمنٹ ہند کے موجودہ قانون سے اُسکے مقاصد خود بخود عیاں ہیں ✚

گورنمنٹ ہند کو بالفعل دو امور کی تنقیح مد نظر ہی یعنے اول تو ایسٹ انڈیا کمپنی کے مراسلہ مجریہ ۱۸۵۴ء پر عملدرآمد ہونے کی کیفیت کا اظہار جسکو آج ۲۸ سال کا عرصہ گذرا۔ دوم جب سے لوکل گورنمنٹوں کو سررشتہ تعلیم کا انتظام سپرد کیا گیا تھا جسکو اب ۱۰ سال کا عرصہ ہوا یعنے یہہ انتظام ۱۸۷۱ء میں عمل میں آیا تھا اُس وقت تک کیا کارروائی عمل میں آئی۔ اور ہندوستان کو تجاویز مذکورہ بالا سے کیا فایدہ پہونچا۔ گورنمنٹ ہند اپنے سرکلر میں اقرار کرتی ہی کہ مختلف صوبوں کی تعلیمی حالت صرف مختص المقام کے نقشوں اور رپوٹوں سے مجمل طور پر معلوم ہوتی ہی لیکن مختلف اضلاع کی حالت ایسے مفصل طور پر معلوم نہیں ہوتی جو خاطر خواہ نکتہ چینی کیجائے۔ اور اسی لحاظ سے حضور نواب گورنر جنرل کشور ہند نے ایک خاص کمیشن مقرر کیا ہی ✚

اگر غور سے دیکھا جاوے تو مذکورہ بالا تحقیق اور تفتیش کا بہت بڑا بار کمیشن تعلیم کے ذمہ ڈالا گیا ہی۔ اور یہہ ایک نہایت ہی بڑا بھاری فرض ہی جسکا عمدگی کے ساتھ پورا کرنا کمیشن کا کام ہی۔ جب ہم اس امر پر غور کرتے ہیں کہ اس کمیشن کے ممبر بڑے بڑے لائق فایق تجربہ کار انگریزی افسر اور ہندوستانی عماید ہیں اور یہہ وہ لوگ ہیں جو ہندوستان میں تعلیم و شایستگی پھیلانیکے بدل خواستگار ہیں تو کامل یقین ہوتا ہی کہ کمیشن کی تحقیقات سے جو کچھ نتیجہ نکلیگا وہ بہرحال ہندوستان کے حقمیں مفید ہوگا ✚

بالفعل کمیشن تعلیم کو اُن مختلف یونیورسٹیوں اور اسکولوں کی تفتیش حالات سے مطلق سروکار نہیں جو قومی امداد اور قومی چندے سے جاری ہیں کیونکہ اُنکے انتظام اور عمدگی کے وہ لوگ خود بخود حامی ہیں جنھوں نے یہہ یونیورسٹیاں اور اسکول جاری کئے ہیں بلکہ گورنمنٹ کو اپنے اُن مدارس اور اسکولوں کی حالت کا معلوم کرنا ضروری ہی جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے مراسلہ کے موافق جاری ہوئے ہیں۔ ہم اس مقام پر مذکورہ بالا مراسلے کے مقاصد کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں کہ اس مراسلہ کے مقاصد حسب تفصیل ذیل تھے ✚

اوّلاً انگریزی اور دیسی زبانوں میں تعلیم کو ترقی دیجاوے اور اس ترقی کے لئے ایک علیحدہ سررشتہ قایم ہو ✚

دوم۔ متعدد پریسیڈنسیوں کے صدر مقاموں میں یونیورسٹیاں قایم کیجائیں ✚

سیوم۔ مختلف اقسام کے مدارس کے واسطے معلموں کو تیار کرنیکے لئے مدارس دستور التعلیم قایم کئے جاویں ✚

چہارم۔ موجودہ گورنمنٹ کالج اور مدرسہ قایم رکھے جاویں اور جب کبھی ضرورت عاید ہو تو اُنکی تعداد بڑھائی جائے ✚

پنجم۔ زاید ضلع اسکول یا مڈل اسکول قایم کئے جائیں ✚

ششم۔ ابتدائے تعلیم کے واسطے دیسی مدرسوں کی جانب زیادہ توجہ کیجاوے مع اُن دیسی مکاتب کے جو بالفعل تمام ملک میں موجود ہیں ✚

ہفتم۔ پرایوٹ اشخاص اور لوکل جماعتوں کو ترغیب دیجاوے کہ زر نقد سے چندہ کے طور پر امداد کریں ✚

ہم دیکھتے ہیں کہ بجز دفعہ اوّل اور ہفتم مندرجہ مراسلہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے باقی دفعات پر تقریباً تمام و کمال عملدرآمد ہوتا رہا ہی۔ دفعہ اوّل کے مقاصد کے پورا ہونے میں ہمکو کلام ہی کیونکہ ہندوستان کی دیسی زبانوں نے اس ملک میں اُس حد تک ترقی نہیں کی جس حد تک انگریزی زبان نے کی ہی بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ دیسی زبانوں کو بجائے ترقی کے تنزل ہوا ہی۔ اور یہہ اسلئے کہ انگریزی مدارس میں جس قاعدہ کے موافق دیسی زبانوں کی تعلیم مروج ہی وہ اُنکی ممد و معاون نہیں ہیں۔ ان مدارس میں مقصود بالذات انگریزی زبان کی تعلیم ہی اور دیسی زبانوں کی تعلیم پر چنداں زور نہیں دیا جاتا۔ ہندوستان کے عمایدوں اور رؤسا اور اپنی دیسی زبانوں کے ترقی دینیوالوں کو اس جانب التفات نہیں ہی۔ گورنمنٹ اپنا مقصد اور اپنا فرض حتی الوسع ادا کرتی ہی لیکن جس صورت میں خود ملک ہی کو اپنی زبانوں کی ترقی کا خیال نہ ہو تو گورنمنٹ کی تدبیریں کہاں تک موثر ہونگی ✚

دیسی زبانیں انگریزی زبانوں کے مقابلہ میں نہایت تنگ ہیں اگر دونوں زبانوں کی تعلیم پر یکساں زور دیا جاتا اور ایسے طور سے تعلیم ہوتی کہ ایک زبان کو دوسری زبان سے تقویت ہوتی تو آجکے روز ہندوستان میں دیسی اور انگریزی زبانیں عنان در عنان ہوتیں گو اس عرصہ میں انگریزی زبان کی تعلیم کو بہ نسبت زمانہ ماضیہ کے بہت کچھ رواج ہوا لیکن جب اصلی ترقی پر لحاظ کیا جاتا ہی یعنے جس حیثیت کے ساتھ انگریزی زبان اپنے خاص مرکز و مسکن میں جاری ہی ہندوستان میں اُسکا عشر عشیر بھی نہیں ✚

اگر ہمارا ملک تعلیم یافتہ ہوتا اور اوّل ہی سے اس امر کو سمجھتا کہ دیسی زبانیں انگریزی زبان کے ساتھ کیونکر ترقی کر سکتی ہیں تو اُسکے وسایل مہیا کئے جاتے۔ دیسی زبانوں میں مغربی علوم کے ترجمہ ہو جانے کے وسایل کام میں لائے جاتے اور پھر جسقدر مغربی علوم ترقی کرتے اُسیقدر ایشیائے علوم کو بھی ترقی حاصل ہوتی لیکن ہمارا ملک اس عرصہ میں برابر خواب غفلت میں سوتا رہا اور بذاتہ اُس میں ایسی قوت ممیزہ پیدا نہ ہوئی کہ گورنمنٹ کی پالیسی کے موافق اپنے اصلی اغراض اور مقاصد کا پورا ہو جانا چاہتا

اب گورنمنٹ ہی اس جانب توجہ کریگی تو ہماری دیسی زبانیں افسردگی اور پژمردگی کی حالت سے سرسبزی اور شادابی کی جانب عود کریگی +

دفتر تعلیم کی حالت خود بخود ظاہر ہے کہ اگرچہ ہمارے ملک کے اُمرا اور علما اور متمول اشخاص رسمی طور پر اپنے بچوں کو اسکولوں میں تعلیم دینے کے لئے بھیجتے ہیں لیکن پرائیوٹ متمول اشخاص اور لوکل جماعتوں میں ابھی تک طبعی طور پر وہ جوش وخروش پیدا نہیں ہوا کہ معقول چندہ سے سررشتۂ تعلیم کو مدد دیں اگر ہمارے ملک کے متمول اشخاص اس عرصہ میں اپنی حیثیت کے موافق زر نقد سے امداد دیتے تو ہندوستان میں تعلیم کا کچھ اور ہی رنگ ہوتا بلکہ کامل یقین تھا کہ گورنمنٹ کو اس سردردی کے اُٹھانیکی تکلیف نہوتی اور ۲۵ برس کے بعد ایک جدید کمیشن بغرض تحقیق تعلیم ہند قایم نہ کیا جاتا +

متواتر تجربہ سے گورنمنٹ ہند کو کامل طور پر یقین ہو گیا ہے کہ ہندوستان کے باشندے باوصف عرصہ دراز کے گذرجانے اور یورپ کی شائستگی کے نمونوں کے دیکھنے کے بھی آپ اپنی مدد کرنے کے طریقے سے واقف نہیں ہوئے اور نہ اپنی قوت بازو سے خود اپنے فایدہ کے کاموں کا پورا کرنا چاہتے ہیں۔ گورنمنٹ نے سمجھا کہ ایسے ملک کے لئے یہی مناسب ہے کہ اسکو صرف ایسا سہارا دیا جاوے جس سے اسکی قوت منفعلہ کو تحریک ہو اور پھر کوکنے کے بعد یہہ گھڑی آپسے آپ چلنے لگے +

اگرچہ گورنمنٹ ہند اس امر کا اعتراف کرتی ہے کہ مراسلہ ۱۸۵۴ء کی پالیسی سے جو ہرگز منحرف نہ ہوگی بلکہ اُس پالسی کے زاید مقاصد کے حاصل کرنے اور اُسکو تکمیل کی حد تک پہونچانے کی ساعی ہوگی لیکن وہ یہہ چاہتی ہے کہ ہندوستان کے باشندوں پر بذات خاص بھی اپنے اُنکو تعلیم دینے کا کسیقدر بار پڑے کیونکہ اُسنے اپنے سرکلر میں اُس موقع پر جہاں ہندوستان کے لئے ابتدائی تعلیم پر زور دیا گیا ہے تصریح کر دی ہے کہ گورنمنٹ ابتدائی تعلیم کے حالت میں ملک کی تمام ضروریات کے رفع کرنیکے واسطے کافی فنڈ بہم نہیں پہونچا سکتی بشرطیکہ کسی یورپین پیمانے کے موافق اُن ضروریات کا اندازہ کیا جائے +

بے شک جو آمدنی گورنمنٹ کے تصرف میں ہندوستانیوں کی تعلیم کے لئے ہے خواہ وہ شاہی ہو یا لوکل وہ بلحاظ مقدار کے نہایت ہی محدود ہے اور ایک عرصہ دراز تک ایسی ہی رہیگی اور اس سے یہہ نتیجہ بھی نہیں نکل سکتا کہ آمدنی کے مذکورہ بالا وسایل سے خواہ مخواہ ہندوستان کی تعلیم کو ترقی ہوگی بلکہ اگر زیادہ تر ترقی کرنا منظور ہے تو عام تعلیم کے واسطے ہر ایک پرائیوٹ ذریعہ سے جو بہم پہونچ سکے کام لینا اور ترقی میں مدد دینا چاہئے +

اگر گورنمنٹ ہندوستان کی عام اعلیٰ اور ادنی درجہ کی تعلیم کی ذمہ دار اور کفیل ہوتی اور وہ خزانہ عامرہ میں اسقدر گنجایش دیکھتی کہ تمام مصارف تعلیم پوری کر سکتی ہے تو ۱۸۵۴ء میں مراسلہ جاری نکرتی اس قاعدہ کا جاری ہونا صرف اسی غرض سے تھا کہ گورنمنٹ ہند بذات خود اُن تمام صورتوں کو پورا نکریگی جو ہندوستانیوں کی تعلیم وتربیت کے لئے کام میں لائے جائینگے +

صاحب سکرٹری آف سٹیٹ نے اپنے مراسلہ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۸۶۴ء میں بیان کیا تھا کہ سلطنت کی آمدنی سے صرف اُن لوگوں کو مدد دینا چاہئے جو آپ اپنی مدد نہیں کر سکتے اور دولتمند فرقوں کا کام ہے کہ رفتہ رفتہ اپنی تعلیم کا آپ بندوبست کریں +

چونکہ اس زمانہ کے رنگ کے موافق ہندوستانیوں میں تعلیم وتربیت کا زیادہ خیال پیدا ہوتا جاتا ہے اور انکی خواہش بڑھتی نظر آتی ہے اور ہندوستان علاوہ ادنی اور اوسط کی تعلیم اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے ملنے کا بھی خواستگار ہے لہذا ایسی خواہش کا لازمی نتیجہ یہی ہے کہ وہ آپ اپنی مدد کرے اور جب وہ اپنی مدد کرنے پر آمادہ ہوگا تو ممکن ہے کہ گورنمنٹ نے جو اپنی جیب خاص سے جو کچھ تعلیمی مصارف کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے اُسکو صرف بدستور برقرار نہ رکھے بلکہ وہ زیادہ تر وسیع کر دے +

ہندوستان اعلیٰ اور اوسط درجہ کی تعلیم کا مدعی ہے لیکن افسوس ہے کہ یہہ تعلیم اُسکے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے اگر وہ اس حالت میں گورنمنٹ کا ہاتھ ہٹائے تو جن قیود کے ساتھ اسکو اسوقت تعلیم دیجاتی ہے وہ اُس سے آزاد ہو جائے لیکن اگر محض دعویٰ ہی ہے اور گورنمنٹ کی ٹھیک پالسی پر نظر نہیں تو ہندوستان اعلیٰ درجہ کی تعلیم سے قطع نظر ادنی درجہ کی تعلیم بھی حاصل نہیں کر سکتا ہے +

حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل کی رائے اس امر کو غیر مناسب خیال کرتی ہے کہ تمام نوجوان لڑکے سرکاری تعلیم کے ایک ہی سانچے میں ڈھالے جائیں بلکہ ہر ایک گروہ اور فریق کی حیثیت اور طبعی لگاؤ اور فرق مدارج کے موافق تعلیم دینا چاہئے۔ اس جانب رائے سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ گورنمنٹ ہندوستان کے شرفا زادوں کو انکی حیثیت اور استطاعت کے موافق تعلیم دینا چاہتی ہے۔ اور دوسرے مختلف فرقوں کو انکی ضرورتوں اور حوایج کے موافق +

صاحب ممدوح نے جو اپنے دورے کے ایام میں مختلف تقریریں ممالک ہندوستان کے مشہور اور معزز مقامات پر سوسائٹیوں اور میونسپل کمیٹیوں کے اڈریسوں کے جواب میں فرمائیں اور ہندوستان کو آپ اپنی مدد کرنیکا حوصلہ دلایا تو اب ان تقریروں کے مقاصد ظاہر ہونیکا زمانہ آپہونچا ہے +

جہانتک غور کیا جاتا ہے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے مذکورہ بالا سرکلر سے اُسکے مقاصد کا خود بخود اظہار ہو گیا ہے اور اب کمیشن کی کارروائی کا پورا ہونا باقی ہے۔ ہمکو کامل یقین ہے کہ کمیشن تعلیم کی ارگن سے بھی وہی آواز نکلیگی جو سرکلر سے نکل رہی ہے بہرحال جو کچھ ہوگا ہندوستان کے لئے بہتر ہوگا۔ +

بقیہ وصیت نامہ محمد رضا صاحب

ایسی بات کوئی شخص جسکے دل میں خدا کا خوف ہو نہیں کہہ سکتا جسکے سبب کرنے کرانیوالا دونوں جہنم کی آگ کے سزاوار ہوں لیکن





ثبوت نبوت کے لئے معجزہ بنا پر غور طلب ہی کیونکہ ایسا تو جھوٹا نبی بھی کہہ سکتا ہی جو یقین جانتا ہی کہ اُنکے دین میں یہہ بات کہنی کفر ہی کبھی نہ کہینگے مثلاً اگر گلاب داس کہے کہ ای مسلمانو خدانے مجھے رسول کرکے بھیجا ہی اور میرے رسول ہونیکا یہہ ثبوت کہ تم کبھی بھی نہ کہوگے کہ ای خدا ہمیں کافر کرکے مار ہو اگر میں سچا نہیں تو تم سب اکٹھے ہو کے اور دل کی آرزو یعنے سچے دلسے خدا سے یہہ دعا مانگو کہ ای خدا تو ہمکو موت دے تو کیا تمام مسلمان یہہ نہ کہیں گے کہ تو جھوٹا ہی یہہ بات کفر کی ہی ایسکے کہنے سے ہم کافر ہو جاتے ہیں گویا اپنے پر لعنت کرنا ہی لیکن بنی اسرائیل کے لئے تو بڑی کفر کی بات ہی کیونکہ جیسا قرآن میں بھی مذکور ہی ای بنی اسرائیل خدانے جو جو نعمتیں اس دنیا میں عنایت کی ہیں کھاؤ اور شکر کرو اللہ کا یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العلمین یعنے اس دنیا کی نعمتیں جو خدانے بخشی ہیں انکو استعمال میں لاکر نہایت ہی خدا کا شکر گذار ہونا چاہئے کیونکہ خدانے تمکو دونوں جہانوں میں فضیلت دی ہی یعنے اپنی زندگی کی خوب حفاظت کرو کہ خدا کی مرضی کے موافق ہو اور خدا کی برکتوں کے شکر گذار ہو کیونکہ اگلے جہان میں تم کو سب پر فضیلت ہوگی نہ کہ ای خدا تو ہمکو مار ڈال کہ ہم تیری برکتیں پاکے تیرا شکر نہ کریں جس سے اگلے جہان میں دوزخ کی آگ سے جلیں وہ آیت کہ یہود تمنا موت کی ہمیشہ تک کبھی نہ کرینگے یہہ ہی سیپارہ ۱ فتمنوا الموت ان کنتم صٰدقین ولن یتمنوہ ابدا یعنے پس آرزو کرو موت کی اگر تم سچے اور ہرگز کبھی بھی وہ تمنا موت نہ کرینگے ✦

سیپارہ ۳ سورت آل عمران - فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکذبین یعنے پھر جو جھگڑا کرے تجھ سے اس بات میں بعد اُسکے کہ پہنچ چکا تجھکو علم تو کہہ آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان پھر دعا کریں اور لعنت ڈالیں اللہ کے جھوٹھوں پر الخ یعنے جھگڑتے ہیں تجھ سے یعنے تیرے بیان کو جو قرآن میں مذکور ہی سچا نہیں جانتے یعنے تیری نبوت سے انحراف کرتے ہیں یعنے تیرا نبی ہونا سچا نہیں جانتے تو تو کہہ ای عیسایو تم آپ آؤ اور اپنے بیٹے اور عورتوں کو ساتھ لاؤ اور ہم بھی آپ اپنے بیٹے اور عورتوں کو ساتھ لاتے ہیں اور کھڑے ہو کر یہہ کہیں کہ لعنت ہو اللہ کی کاذبین پر لیکن یقین جانتا اگر تم سچے نہ ہوتے یعنے میں سچا نبی ہوا تو تم سب کے سب مر جاؤگے لیکن اُن عیسائیوں میں سے کوئی بھی نہ آیا حضرت نے فرمایا اگر آتے تو سب آس پاس کے عیسائی ہلاک ہو جاتے غور کے لائق ہی کیونکہ اُن عیسائیوں میں سے اقف یعنے پادری بھی تھے جیسا تفسیروں میں ہی جب انجیل میں خاص مذکور ہی کہ ایسی بات خاص عیسائیوں کے لئے بڑی تاکید کے ساتھ منع فرمائی بلکہ یوں انجیل میں لکھا ہی پر میں تمہیں اے میرے سچے ایماندارو اپنے دشمنوں کو جو جھوٹھے ہیں یعنے جو خدا کے دین پر نہیں یعنے تمہارے ساتھ اسی سبب دشمنی کرتے ہیں پیار کرو جو تم پر لعنت کریں اُنکے لئے برکت چاہو جو کینہ تم سے رکھیں انکا بھلا کرو اور جو تمہیں دُکھ دیں اور ستاویں اُنکے لئے دعا مانگو الخ یعنے تمکو ای عیسائیو اپنی طبیعت اپنے باپ یعنے خدا کی طبیعت کے موافق بناؤ کیونکہ جیسا وہ سب پر مہربان ہی جیسے بروں پر مہربانی کرتا ہی تم بھی ویسے ہی ہو اور کسی پر لعنت نکرو یعنے انجیل میں کسی پر بھی لعنت پانے کی سخت ممانعت ہی اور قرآن میں بھی صاف لکھا ہی کہ جو کوئی انجیل کے فرمودہ کے موافق نہ کرے سخت کافر یعنے فاسق ہی سیپارہ ۶ سورہ مایدہ ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون - یعنے اور چاہئے کہ حکم کریں انجیل والے اُسپر جو اللہ نے اُتارا اُسمیں اور جو کوئی حکم نکرے اللہ کے اوتارے پر سو وہی ہیں بے حکم یعنے فاسق - الخ ✦ باقی آیندہ

مراسلات

بقیہ عدم ضرورت قرآن

پھر کیا عربی یہہ علوم و فنون عرب سے لائے تھے؟ - نہیں ہرگز نہیں - یورپ ہی سے سیکھا تھا - چنانچہ مورخ موشایم نویں صدی کے بیان میں یوں لکھتا ہی کہ اب تک عربی جو صرف غلبے حاصل کرنے میں مصروف تھے علوم سے بالکل غافل رہے - پر اب بابل اور مصر کے خلیفہ المیمون یا ابو جعفر عبد اللہ نے علم کی محبت اور عالموں کے انعام دینے کے ذریعہ سے انکو زیادہ ترقی کرنے کی طرف جھکایا - اور بغداد اور کوفہ اور بصرا اور دیگر جگہوں میں مدرسے قایم کئے - عالموں کو انعام دے دیکے اپنے گرد کھینچا - کتب خانے مقرر کئے - اور گراں قیمت پر سے اچھی یونانی تصنیفات کا ترجمہ حاصل کیا - اُسکی تاثیر سے عربی یونانی علم میں خوشنودی پانے لگے - اور نہ صرف سریا اور افریقہ بلکہ سپین اور اٹلی میں بھی اُسے رفتہ رفتہ رایج کرنے لگے - عربوں سے پھر عیسایوں نے علم میں فایدہ اُٹھایا - کیونکہ ریاضی اور نجوم اور طب اور فلسفی کا جو علم دسویں صدی سے یورپ میں سکھایا جاتا تھا سو خصوصاً سپین اور اٹلی کے عربوں کے مدرسوں سے نکالا جاتا تھا انتہی - پس یہہ چیزیں ہیں جنکا علم عربوں کے ذریعہ یورپ میں روشن ہوا - اور اس سے ظاہر ہی کہ عربوں اور اہل یورپ دونوں نے یونانی علوم حاصل کرنے کی کوشش کی کیا آپ اس قسم کی کوشش سے قرآن کی ضرورت نکالتے ہو؟ کیا قرآن کی ضرورت اسلئے ہوئی کہ عربی آوارہ نہ پھریں مگر یونانی اور لاطینی علوم مثل ارسطو کی فلسفہ اور اُقلیدس کی ریاضی اور گالن کی طب جسمیں سے بو سینا کی طب نکلی آپ سیکھیں اور اوروں کو بھی سکھاویں یہہ علم تو موجود تھے - مگر اُن مصنفوں کی طرف لوگونکی

توجہ کم تھی - اور عربوں کا نجوم ایسا نجوم نہ تھا جیسا آجکل سُنتے ہیں لیکن اُسترالوجی تھا - یعنے اختر شناسی سے قسمت تبلانی - اِس علم کو زمانہ حال کی روشنی نے معیوب ٹھہرایا ہے - پس اُس عربی علم کی یہہ کیفیت ہے اور قرآن پھر بھی فضول ہی ٹھہرا +

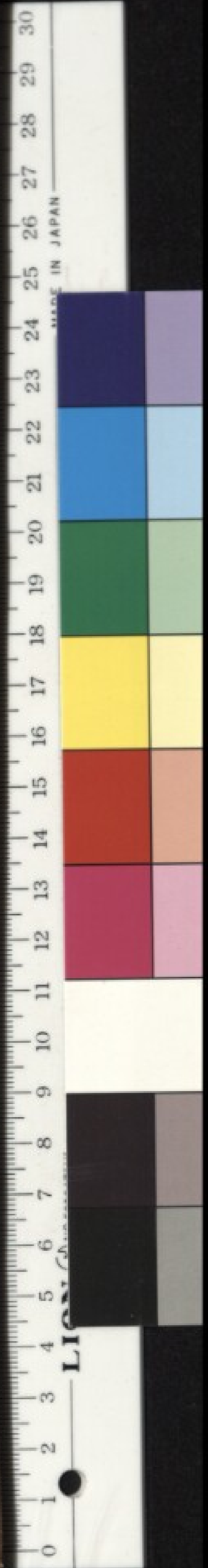
اِس موقع پر اور اِس معاملہ میں ایک یہودی عالم کا یہہ بیان ہے کہ کچھ مدت قرآن افشار کو دبانیوالا معلوم ہوا --- مگر یونانی علم اور یہودیوں کی علمی تیز فہمی کے ساتھ اِتصال کرنے سے عربی انتشار زندہ ہو کر سپین میں از سر نو ظاہر ہونے لگا - یوں عربی اور یہودی زمانہ حال کے علم کے گویا معبد پر تھے (تصنیفات ایمانویل ڈیوٹسخ صفحہ ۱۷۲) دیکھو یہہ صاحب اپنی طرف کھینچ رہے ہیں - ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ یونانی علوم عربوں اور یہودیوں اور یورپ کی قوموں نے گویا ملکر حاصل کئے - اور اُنکی کوششوں کا نتیجہ آیندہ نسلوں کے کام آیا - اِسمیں قرآن کی ضرورت ہم کسیطرح نہیں دیکھتے - اگر یونانیوں سے عربوں نے سیکھا اور عربوں سے اوروں نے - تو اِس میں قرآن کی کیا ضرورت ہوئی +

پھر کیا وہ شایستگی جو عربوں نے وارد کی غایت درجہ کی اور پایدار تھی ہرگز نہیں - یورپ پر قریباً ویسی ہی تاریکی چھائی رہی یا پھر چھا گئی - علم تھا تو سہی مگر ویسا جیسی روشنی اور تاریکی کی درمیانی حالت ہوتی ہے - اور سولھویں صدی سے وہ تاریکی گھٹنے لگی - یہاں تک کہ ستارھویں صدی میں شایستگی اِس درجہ کو پہونچی کہ اُس تاریک زمانہ کے علوم و فنون مات پڑ گئے چنانچہ مورخ موشایم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ستعدد انشاء کی تمام شاخیں اور فنون اور علوم اور ویسے ہی وہ جو عقل کے متعلق ہیں اور وہ جو عالم ایجاد اور حافظہ اور قیاس کے متعلق ہیں سیکھے اور ترقی دئے جاتے تھے بیشمار ثبوتوں سے ظاہر ہے - انتہیٰ پھر فرانسس بیکن کے علم اور کوشش کا ذکر کر کے یہہ لکھتے ہیں کہ ترقی کا بڑا حصہ جو اہل یورپ نے اِس صدی میں قدیم کے علم میں کی اُسکی صلاحوں اور نصیحتوں سے نسبت رکھتا ہے - اور جب کہ یونانی اور لاٹنی کے پُرانے علم کی تربیت اور فنون کی واقفیت سے بہتیرے اگلے زمانہ میں سمجھتے تھے کہ کُل انسانی علم اپنی کاملیت کو پہنچ گیا تھا تو اُسی کی تاثیر سے بہتیرے ایسا خیال کرنے سے باز رہے - اور دیکھا کہ دانشور کی عقل کے لئے زیادہ عمدہ باتیں ہیں - اور خصوصاً ریاضی اور جسمانی اور نجمی علوم یورپ کی اکثر قوموں میں ایسی کاملیت کو پہونچائے گئے کہ وے جو اُس زمانہ سے پہلے گذرے اُن کے مقابلہ میں اِن علوم میں بچے تھے - انتہیٰ - پھر لکھتا ہے کہ علوم کی اِس ترقی کو ہم سو لکا اثر نہیں کہہ سکتے اور فرانس کے لوگ نکو فضل نمودہ ٹھہراتے ہیں جنہوں نے انشاء اور علوم کی کُل شاخوں کو سب سے عمدہ یا خوشنما طور سے بیان کیا کہ عقل کو فریفتہ کرنے کے قابل ہے - پس کیا ایک ناپایدار اور جزوی اور ناکامل شایستگی رایج کرنے کے لئے قرآن کی ضرورت ہوئی - اگر ہوئی تو قرآن پھر بھی فضول ہے - پھر کیا زمانہ حال کی مسیحی تہذیب اور علوم اور فنون اور حکمت کی غایت درجہ کی رونق اور ترقی کے مقابل میں قرآن اور مصر اور عربستان کی نیم تہذیب کچھ حیثیت رکھتی ہے - ایسی نئی اور کامل کرنیوالی شایستگی کی تو قرآن میں گنجایش ہی نہیں - ذرہ غور کر کر دیکھو کہ وہ قرآن والی تہذیب جس سے اُسکی ضرورت عاید کیجاتی ہے کہاں ہے گئی - اور قرآن کو بھی دیمک گیا سمجھو - بہر حال بائبل ہی کی ضرورت ہے بائبل نہوتی تو اُسکے ایسے عاقل پیرو کہاں ہوتے - اور انسان کو یہہ مرتبہ انسانیت کا کون دلاتا - ہاں یہہ بائبل ہی کی طفیل سے ہے کہ انسان اور حیوان اور عناصر وغیرہ سب کے سب گویا ترقی کے جوش میں آئے ہوئے ہیں کُل عالم ترقی دکھا رہا ہے + راقم

باقی آیندہ ـــ ایل ٹھاکر داس پسرور ضلع سیالکوٹ

بائبل مطابق قانون قدرت ہے

چونکہ سب الہامی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ضرور ہے کہ وہ اور قدرتی اشیاء ایک ہی منشاء کے ظاہر کرنیوالے ہوں - یا یوں کہنا کہ کتب الہامی اور نیچر میں مطابقت ہو کیونکہ بانی اِن دونوں کا ایک ہی ہے - یہی وجہ ہے کہ حال کے زمانہ کے رفارمر (مصلح) اپنے دلایل و براہین کو اِس امر پر ظاہر کرتے ہیں کہ اُنکی مسلم کتابیں قانون قدرت کے برخلاف نہیں (سید احمد خان دیانند سرستی) میں اِن دونوں کی مطابقت ظاہر کرنے میں اوّل مسیحی عالموں نے زور دیا کیونکہ بائبل پر معترضوں نے اِس قسم کے اعتراضات کئے جنکا جواب مسیحیوں کو بائبل سے دینا پڑا اور اُس کا تتبع کر کے دین اسلام اور دین ہنود والے کوشش کرنے لگے کہ اپنے اپنے مذاہب کو نیچر کے ساتھ مطابق کر کے دکھلاویں گو اِن رفارمروں کو اپنے مذہب کے لوگوں کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور اپنی کتابوں کے معنوں میں تاویلات کو دخل دینے کی ضرورت ہوتی ہے تاہم وہ یہہ کوشش کرتے ہیں کہ اپنے دینوں کو قانون قدرت کے مطابق کر کے دکھلاویں - بائبل کا دعویٰ یہہ ہے کہ وہ قانون قدرت کے برخلاف نہیں ہے بلکہ عین مطابق ہے کیونکہ قدرتی اشیاء اور صحائف انبیاء کا بنانیوالا ایک ہی ہے اِسواسطے ممکن نہیں کہ اِن دونوں میں کسیطرح کا فرق یا نفاوت ہووے - لیکن انسان (جسکی عقل ناتمام ہے) ایک کو یا دونوں کو اُلٹا سمجھ کر کلام الٰہی اور قدرت میں تفاوت پیدا کر کے دکھلاتا ہے - قابل تعریف وہی انسان ہے جو مدبر ہونے کے ساتھ متحمل اور صابر بھی ہو کیونکہ جب برداشت اور صبر عمدہ دلایل کے ساتھ مل جاتے ہیں تو مدبر انسان آسمان پر چڑھنے کا زینہ پکڑ لیتا ہے - اور پھر گویا الہامی رازوں کے کھولنے کی کُنجی اُسکو حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ شخص قدرتی کارروائی اور خدا تعالیٰ کی مرضی کو سمجھنے لگ جاتا ہے - جس انسان میں دلایل و تحمل و صبر ہو وہ انسان قدرتی الہام اور انسانی معلومات کی صداقت کو جانچ سکتا ہے اور بعدہ جیسا کہ چاہئے اُسکی قدر و منزلت کر کے بدی کا دشمن اور نیکی کا دوست بنجاتا ہے - لیکن جب آدمی تحقیق منطق سے کنارہ کش ہو جاتا ہے تو وہ لوگوں کے بھٹکانے کیواسطے



بمنزلہ دام ہے۔ اور اسکے نتایج ایسے ہوتے ہیں کہ جس سے خود ہی اُسکو واپس ہونا پڑتا ہے +

ارادہ ہے کہ اول اُن امثال کا ذکر کیا جاوے جس سے یہہ بات صاف واضح ہو جاوے کو جو بے خوفی بائبل کی تعمیل کے سبب پرہیزگاروں کے دلوں میں ہے وہ کہانتک درست ہے۔ اور یہہ امر تو پہلے ہی بخوبی واضح ہے کہ زمانہ گذشتہ کے لوگ اس کتاب کے جھگڑوں میں اولجھ کر کہانتک کامیاب ہو چکے ہیں اور وہ جھگڑے اُن تنازعات سے جو ابھی جاری ہیں یا آئیندہ پیش آوینگے کچھ کم سخت نہ تھے۔ اکثر لوگ (زمانہ گذشتہ میں) دو غلطیوں کے مرتکب ہوئے ہیں اول قانون قدرت کے ناد ظہور کے سمجھنے میں دیدہ و دانستہ پہلو تہی کی دوئم وقوعات قدرت کی تعبیر ناقہمی سے غلط کی۔ تو بھی اِن دونوں غلطیوں سے مقدس نوشتوں کے ایسے معنے ہو گئے جس سے زمانہ حال کے معلومات نے انکو صاف صاف غلط ثابت کر دیا۔ سچا علم روز بروز ترقی پذیر ہے اور اُسنے مقدس کتاب کی اُن باتوں کو جو اس سے متعلق تھیں بہت عمدہ تشریح کر دی ہے۔ اور غلط تعبیرات کو درست کر دیا ہے۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ مقدس نوشتہ جات اگرچہ انسانی مروج زبان میں لکھے ہوئے ہیں تو بھی اُسمیں جو کچھ مندرج ہے بالکل صداقت سے بھرا ہوا ہے۔ وقوعات قدرتی اور احکام ربانی کی حفاظت کیواسطے اس زبان کا استعمال ہوا جو اسوقت کی روشنی کے زمانہ میں دنیاوی معاملات پر گفتگو کرنے کے واسطے مستعمل تھی۔ جو محاورات اُسمیں درج ہیں وہ کسی خاص زمانہ کے معلومات پر مبنی نہیں بلکہ اُسکی طرز کلام ایسی ہے جیسے کہ بڑے بڑے علما سے بات چیت کرنے میں ہوتی ہے۔ پچھلے زمانہ میں آسمان کی اصلیت اور کرہ ارض کی ہستی اور اُسکی شکل کی بابت عالموں کے خیالات ایسے ظاہر ہوئے جس سے انہوں نے کتاب مقدس کے برخلاف سمجھا اور خیال کیا کہ بائبل قانون قدرت کے برخلاف ہے اسواسطے وہ خدا کا کلام نہیں ہوسکتا لیکن بغور مطالعہ کرنے سے مقدس کتاب کا وہی ترجمہ صحیح معلوم ہوا اور کلام الٰہی اور قانون قدرت میں مطابقت ہو گئی۔ پھر جدید علمی معلومات نے پرانے خیالات کو بدل دیا اور کتاب مقدس کے ترجمہ کو غلط سمجھنے لگے آخر کار وہ مشکلات بھی حل ہو گئیں۔

پھر دنیاوی معلومات نے اور سوالات پیدا کئے + ہونا۔ ایک باپ سے سب آدمیوں کا پیدا ہونا۔ طوفان سے نسل میں فرق آنا۔ تمام مخلوقات کے چھٹے روز میں پیدا ہونے کی بیہودگی۔ جنس اور انسان کی پیدایش۔ اصلیت زندگی۔ دنیا کی پیدایش کا مطلب۔ موسیٰ کی پانچ کتابوں کے بعض اعداد۔ آخر کار نتیجہ یہہ ہوا پھر کلام الٰہی اور قانون قدرت کی مخالفت ہو گئی لیکن عقلمند لوگوں نے معلومات کی غلطیوں کو درست کرکے اُس تفاق (؟) درمیان کلام الٰہی و قدرت کو جو غلط منطق کے سبب پیدا ہو گیا تھا دور کر دیا۔ اِن اغلاط اور اُسکی صحت کی بابت دوسرے مضمون میں بحث ہوگی جس سے ناظرین معلوم کرینگے کہ گذشتہ زمانہ میں بائبل کے سمجھنے میں کسطرح کی غلط فہمیاں ہوئیں اور پھر وہ درست ہو گئیں +

راقم
سم باجوہ

خط

جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں۔

چند روز ہوئے کہ میں نے رہبر ہند کے ایک پرچہ میں لکھا ہوا دیکھا تھا کہ نور افشاں دھوکہ دیتا ہے ایسا بات کے کہنے میں کہ صرف مسیحی عیسائی جنٹلمین ہو سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ اور لوگوں کو اِس دھوکہ بازی سے بچنا چاہئے +

خیر۔ رہبر ہند صاحب کے نامہ نگار کو اختیار ہے جو چاہیں سو لکھیں لیکن کیا جنٹلمین اُسکو کہتے ہیں کہ عام رائے ظاہر کرنے میں کسی شخص کو بلا ضرورت اور بلا وجہ اور بلا ثبوت دھوکہ بازی کا خطاب دیوے۔ اب ناظرین اخبار رہبر ہند اور نور افشاں انصاف کریں + نور افشاں نے تو اپنی رائے بموجب لفظ جنٹلمین کے معنے کے دی ہے لیکن رہبر ہند نے عمدہ حاشیہ لگا کر دھوکہ باز لکھکر اپنی سپیچ کو ختم کیا + راقم ایک عیسائی

اخبارات تار برقی

کلکتہ۔ ۱۵۔ فروری۔ یہاں کے ٹون ہال میں جمعہ کے دن دیسی اخبارات کے اڈیٹروں کی کمیٹی کا ایک جلسہ اِس غرض سے ہوا کہ ورنیکولر پریس ایکٹ کی تنسیخ کی بابت گورنمنٹ کا شکریہ ادا کریں اور نیز یہہ ظاہر کریں کہ حال کے آرمس ایکٹ کی کچھ ضرورت نہیں ہے چنانچہ کمیٹی مذکور نے ایک میموریل کو جس میں لوکل گورنمنٹ کے خیالات خوب تفریح کے ساتھ تحریر کئے گئے تھے گورنمنٹ کے پیش کرنے کے لئے تجویز کیا +

لنڈن۔ ۱۹۔ فروری۔ جنرل سکابیلف صاحب کی سپیچ نے جو انہوں نے پیرس میں کی تھی ایسا اثر پیدا کیا ہے کہ وائنا اور برلن کے تمام چھاپے خانے اُنہیں بدنام کر رہے ہیں +

ایماسے یہہ خبر آئی ہے کہ بیرجک کے لوٹیروں نے نسکو پر ایسا حملہ کیا کہ وہاں کے ایک ہزار آدمیوں کو تہ تیغ کر ڈالا جنمیں سے ۲۰۰ آدمی مضافات کے تھے جو حملہ کے مقابلہ میں شہر کی مدد کے لئے آئے ہوئے تھے +

قسطنطنیہ۔ ۱۹۔ فروری۔ سلطان روم نے جرمن پرنس کو میک لگ کا خطاب عطا فرمایا ہے اور پرنس مذکور کو دل و جان سے منظور فرمایا ہے +

سینٹ پیٹرزبرگ۔ ۲۰۔ فروری۔ یہاں ایک رپورٹ آئی ہے کہ کاسک کی فوج کو مرو کیطرف جانیکا حکم ہو گیا ہے +

لنڈن۔ ۲۰۔ فروری۔ گورنمنٹ انگلینڈ اور دیگر گورنمنٹوں کی بھی یہی رائے ہے کہ گورنمنٹ روس کو جنرل سکابلف کی جدید سپیچ پر اعتبار نہ کرنا چاہئے بلکہ اُسکو تنبیہہ کرنا چاہئے کہ وہ آئیندہ ایسی سپیچوں سے باز رہا کرے +

بلیو بک سے جسمیں کونسلر کی رپورٹ درج ہوتی ہے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہودیوں پر جو ظلم روس میں ہوتا ہے وہاں کے حکام کی بے انتظامی کا نتیجہ ہے +



تمام اعلی طاقتوں نے سوئیٹزرلینڈ میں ایک جلسہ کیا ہے کہ دربارہ بائی بلک سٹینڈرڈ سے ایک باہمی عہدنامہ تحریر ہونا چاہئے +

کلکتہ - ۲۰ - فروری - شاہی ایجنٹ نے جو رنگون میں ہے رپورٹ کی ہے کہ تمام ٹھیکجات ۱۶ ماہ حال سے بند کردئے گئے ہیں +

ایشاہ برہما نے ایک پیغام بسرکردگی پانچ وزن کے جو انکے ایک بڑے عہدہ دار ہیں ارسال کیا ہے اور گورنمنٹ ہند پیغام مذکور کے لینے میں اصرار ظاہر کرتی ہے +

لنڈن - ۲۰ - فروری - ارل گرینول صاحب نے سلیکٹ کمیٹی کے اُس قانون میں شریک ہونے سے انکار کیا جو لینڈ ایکٹ کی تحقیقات کی بابت تجویز ہوا ہے +

مسٹر گلیڈسٹون صاحب فرماتے ہیں کہ وہ کمیٹی جو لینڈ ایکٹ کی تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی ہے ۲۴ - فروری تک اپنا کام ختم کر چکیگی اور شاید ہے کہ نتیجہ گورنمنٹ آئرلینڈ کو ناگوار گذرے +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۲۰ - فروری - ماسکو کے اعلی پادری نے زار روس کو ایک خط اس مضمون کا ارسال کیا ہے کہ آپ اپنی گوشہ نشینی سے باز آجاویں کیونکہ اس سے نہایت ہی بزدلی ظاہر ہوتی ہے اور نیز اس سے سلطنت کو بھی خوف پہونچنے کا احتمال ہے +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۲۰ - فروری - ایک سرکاری نامہ جرنل - سکابلیف کی سپیچ کیطرف متوجہ ہو کر یہہ بیان کرتا ہے کہ روسی گورنمنٹ کی پالیسی پر اُس سے اپنے ارکین کی نصائح نے کچھ بھی اثر نہیں کیا بلکہ یہہ کامل اُمید ہے کہ گورنمنٹ مذکور اپنی اسی سست پالیسی کو بموجب شرائط عہدنامہ کے جاری رکھیگی +

واشنگٹن - ۲۰ - فروری - اُن اضلاع کو جہاں روئی بکثرت پیدا ہوتی تھی بڑے بڑے طوفانوں نے سخت نقصان پہنچایا +

کلکتہ - ۲۱ - فروری - ۱۱ ماہ حال سے عارضی طور پر مقام کسل میں جو نیپال کی سرحد پر واقع ہے محکمہ تار برقی کھولا گیا ہے +

کلکتہ - ۲۱ - فروری - آج یہاں ایک نہایت ہی خوفناک صدمہ واقع ہوا کہ ایک چھوٹا سا جہاز گھایل نامی جسمیں بہت سے مسافر سوار تھے اور موضع گھایل اور کلکتہ کے درمیان ہوگلی کی پل پر شوٹ کرنیکی کوشش کر رہے تھے یکایک جہاز مذکور کا پال ٹوٹ گیا اور فوراً ڈوب گیا - گیارہ ملاحوں میں سے ۹ ملاح اور ۱۳۶ مسافروں میں سے ۱۰۶ مسافر بڑی کوشش سے بچائے گئے باقی کا ابتک کچھ پتہ نہیں +

آج ایک خوفناک آتشزدگی ہی وقوع میں آئی جس سے ہاستھہ نامی ایک مشہور جوٹ پریس کا بہت سا اسباب تباہ ہوگیا بلکہ کئی ایک جوٹ بھی جلکر خاکستر ہوگئے - اگرچہ مقابل کی عمارات اور اُس جوٹ کو جو اُن میں بھرا ہوا تھا کچھ نقصان نہیں پہونچا مگر جو عمارات درمیان میں تھیں مارے دباؤ کے پھٹکر بالکل خراب ہوگئی ہیں نقصان کا تخمینہ ۲ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ کیا گیا ہے +

کلکتہ - ۲۲ - فروری - کل کے روز جو گھایل نامی جہاز کو صدمہ پہونچا تھا اُسکے سواروں میں سے ۸ مسافر اور نکالے گئے ہیں اور دس باقی ماندہ کا کچھ پتہ نہیں ملتا - کل شب گذشتہ کو حضور لارڈ لفٹنٹ سٹوارٹ صاحب اور مسٹر فریڈرک رابرٹس صاحب معہ جنرل گریوس صاحب اور جنرل بیگلر صاحب اور کرنیل چیپمین صاحب و کرنیل ہری صاحب و کرنیل کلارک صاحب و کرنیل ایونگ صاحب و کرنیل پریٹمنا صاحب و کپتان ہنیس صاحب و کپتان جیمبرلین صاحب بسواری میل ٹرین الہ آباد کو تشریف لے گئے +

جناب لیڈی رابرٹس صاحبہ ہمراہ مسٹر رابرٹس صاحبہ کے ۲۴ ماہ حال کو بحری راستہ سے مدراس کو تشریف لیجاویںگی +

لنڈن - ۲۲ - فروری - نہایت افسوس ہے کہ کانڈ سلیٹی صاحب جو چندروز سے مجروح تھے آج فوت ہوگئے +

لودیانہ

موسم تبدیل ہوگئی ہے - شگوفہ جابجا پھوٹنے لگا ہے - بیماری وغیرہ سے سب طرح امن وامان ہے - جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر تحصیل جگرانوں کا دورہ فرمارہے ہیں +

جس روز سے چاندرات ہوئی - فرضی پیر صاحب کی خانقاہ پر نقارے بجنے شروع ہوئے اور دوکانداروں نے اپنی اپنی دوکانیں جمانی شروع کیں - چنانچہ آج میلہ کا آخیر دن ہے - اس میلہ میں دیہات کے لوگ بکثرت ہوتے ہیں اور اکثر شائقین دیگر اضلاع سے بھی آتے ہیں - میلہ مذکور میں خراب الفاظ کے ساتھہ دیہاتی لوگ گاتے پھرا کرتے ہیں - کل رات جاہل لوگوں نے مویشی وغیرہ سے پیر صاحب کی چوکی بھروائی - مطلب انکا یہہ ہوتا ہے کہ ہمارے مویشی بیمار نہ ہوں - اور گائی بھینس زیادہ دودھ دیویں - بعض عورتیں رات بھر جاگتی ہیں انکی نیت یہہ ہوتی ہے کہ پیر صاحب ہمکو بیٹا دیوے - پیر صاحب کی نیاز قبول جاتی ہے دین کی اصل اور اول غرض یہہ ہے کہ وہ ہمپر وہ حقوق روا کرے کہ جو گنہگار انسان خدا کی نسبت رکھتے ہیں - انسانی ذات کا یہہ خاصہ ہے کہ وہ ہر ایک چیز کو خراب کر ڈالتا ہے چنانچہ اب ہمارے ملک میں لفظ دین صرف وہی رشتہ ظاہر کرتا ہے جو ہم آدم زاد سے رکھتے ہیں - اور بعض اوقات ہمارے غرور کو ظاہر کرنے کا ایک آلہ ہوتا ہے مثلاً غریبوں کی امداد کرنا زاید الغرض خیال کیا جاتا ہے اور جو آدمی پن دان کرے خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ بڑا دیندار ہے بلکہ بعض انسان خدا کے حقوق کے برخلاف کرنا اپنا دین سمجھتے ہیں جیسا کہ پیرپرستی وغیرہ - برعکس اسکے کہ پرستش اور بندگی صرف خدا کا حق ہے وہ ایک فرضی گنہگار انسان کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہو - تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہے مت بنا - تو اُن کے آگے اپنے تئیں مت جھکا اور نہ انکی عبادت کر کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں +
